سپریم کورٹ رپورٹس (1997) SUPP. 6 ایس سی آر

امرناتھ آشرم ٹرسٹ سوسائٹی

بنام

گورنر اتر پردیش اور دیگران

3 دسمبر 1997

(جی۔ٹی۔ناناوتی اور جی۔بی۔پٹنائک، جسٹسز)

حصول اراضی کا قانون،:1894 حصہ VII اور دفعہ 4 اور 6۔

حصول اراضی۔سوسائٹی (کمپنی) کے زیر انتظام اسکول کے طلباء کے لیے کھیل کے میدان کے مقصد کے لیے۔حصول کی لاگت کی ادائیگی کے قرارداد پر عمل درآمد سمیت تمام رسمی کارروائیوں کی تکمیل کے بعد دفعہ 6 کے تحت اعلامیہ جاری کیا گیا۔پوری لاگت سوسائٹی کو برداشت کرنی تھی۔دفعہ 4 کے تحت نوٹیفکیشن میں کہا گیا تھا کہ زمین عوامی مقصد کے لیے درکار تھی۔منعقد: صرف اس وجہ سے کہ زمین کی ضرورت عوامی مقصد کے لیے تھی، یہ نہیں کہا جا سکتا کہ حصول سوسائٹی کے لیے عوامی مقصد کے لیے تھا نہ کہ باب VII۔لینڈ ایکوزیشن (کمپنی) رولز، 1963، رول 4 کے تحت۔

دفعہ 48 اور حصہ VII۔حصہ VII کے تحت کمپنی کے لیے زمین کا حصول۔حکومت کمپنی کی رضامندی کے بغیر اس بنیاد پر حصول سے دستبردار ہو گئی کہ حصول پائیدار نہیں تھا کیونکہ حصول کی لاگت کا کوئی حصہ حکومت نے برداشت نہیں کیا تھا۔حکومت کے حصول سے دستبرداری کے فیصلے کو منصفانہ اور مطلق نہیں۔اس بنیاد پر چیلنج کیا جا سکتا ہے کہ اقتدار کو بدنیتی سے یا من مانی انداز میں انجام دیا گیا تھا۔حکومت کا فیصلہ جو پائیدار نہیں ہے وہ من مانی ہے اور مخلصانہ نہیں ہے۔ایسی صورت میں کمپنی کی رضامندی کے بغیر ریاستی حکومت کے حصول سے دستبرداری کا سوال، فیصلہ نہیں کیا گیا۔

انتظامی قانون۔

انتظامی کارروائی - جہاں حکومت کے ذریعے لیے گئے کسی فیصلے کے نتیجے میں دوسرے فریق کے متعصبانہ طور پر متاثر ہونے کا امکان ہو، حکومت کو اپنے اختیارات کا استعمال مخلصانہ طور پر کرنا ہوگا نہ کہ من مانی طور پر۔

عمل اور طریقہ کار:

غیر متزلزل عرضی - ایسی عرضی جو عدالت عالیہ کے سامنے دائر کیے گئے مقدمے کے برعکس ہو، عدالت عظمیٰ کے سامنے نہیں اٹھائی جا سکتی۔

اپیل کنندہ سوسائٹی رجسٹریشن ایکٹ 1860 کے تحت رجسٹرڈ ایک سوسائٹی تھی اور ایک پبلک اسکول چلا رہی تھی۔ اپیل کنندہ اپنے طلباء کے لیے کھیل کے میدان کے مقصد کے لیے اپنے اسکول کی عمارت سے متصل زمین چاہتا تھا۔ لہذا اپیل کنندہ نے ریاستی حکومت کو اس کے لیے وہ زمین حاصل کرنے کے لیے کہا۔ ریاستی حکومت نے اراضی کے حصول کے قانون، 1894 کی دفعہ 4 کے تحت ایک نوٹیفکیشن جاری کیا جس میں کہا گیا کہ زمین کی ضرورت عوامی مقصد کے لیے تھی اور یہ کہ حصول قانون کے حصہ VII کے تحت ایک کمپنی کے لیے تھا۔ اس کے بعد ریاستی حکومت نے حصول کی لاگت کی ادائیگی کے قرارداد پر عمل درآمد سمیت تمام رسمی کارروائیاں مکمل کرنے کے بعد ایکٹ کے دفعہ 6 کے تحت ایک اعلامیہ جاری کیا۔ حصول کی پوری لاگت اپیل کنندہ سوسائٹی کو برداشت کرنی تھی۔ مالک نے عدالت عالیہ میں دائر عرضی درخواست کے ذریعے زمین کے اس حصول کو چیلنج کیا۔ عرضی درخواست کے زیر التواء ہونے کے دوران ریاستی حکومت نے حصول سے دستبرداری اختیار کر لی اور ایکٹ کی دفعہ 48 کے تحت اس بنیاد پر زمین کو ڈی نوٹیفائی کیا کہ حصول پائیدار نہیں ہوگا کیونکہ حصول کی لاگت کا کوئی حصہ ریاستی حکومت کو برداشت نہیں کرنا تھا۔ حصول کے مذکورہ ڈی نوٹیفکیشن کو چیلنج کرنے والی اپیل کنندہ کی طرف سے دائر عرضی درخواست کو عدالت عالیہ نے مسترد کر دیا تھا۔ اس لیے یہ اپیل۔

اپیل کنندہ کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ جب حصول حصہ VII کے تحت تھا، یعنی جب کسی کمپنی کے لیے زمین حاصل کی گئی تھی تو حکومت کے لیے اس طرح کے حصول سے دستبردار ہونے کا اختیار نہیں تھا، خاص طور پر جب اپیل کنندہ سوسائٹی (کمپنی) کی رضامندی کے بغیر دفعہ 6 کا نوٹیفکیشن جاری کرنے سمیت تمام رسمی کارروائیاں مکمل کر لی گئیں؛ اور یہ کہ ریاستی حکومت قانون کی اس غلط فہمی پر حصول سے دستبردار ہو گئی کہ چونکہ زمین عوامی مقصد کے لیے تھی، اس لیے حصول کی لاگت کا کم از کم ایک حصہ ریاستی حکومت کو برداشت کرنا ضروری تھا۔

مدعا علیہ کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ زمین کا حصول عوامی مقصد کے لیے تھا نہ کہ ایکٹ کے باب VII کے تحت اور اس لیے ریاستی حکومت کا حصول سے دستبردار ہونے کا فیصلہ من مانی یا غیر قانونی نہیں تھا۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد۔1: اب یہ اچھی طرح سے ثابت ہو چکا ہے کہ اگر حصول کی لاگت مکمل یا جزوی طور پر حکومت برداشت کرتی ہے، تو حصول کو اراضی کے حصول کے قانون، 1894 کے معنی میں عوامی مقصد کے لیے کہا جا سکتا ہے۔ مانا جاتا ہے کہ موجودہ معاملے میں حصول کی پوری لاگت اپیل کنندہ سوسائٹی کو برداشت کرنی ہے اور اس لیے یہ کسی کمپنی کے لیے حصول ہے نہ کہ عوامی مقصد کے لیے۔ لہٰذا، صرف اس وجہ سے کہ ایکٹ کے دفعہ 4 کے تحت جاری کردہ نوٹیفکیشن میں یہ کہا گیا تھا کہ زمین کی ضرورت عوامی مقصد کے لیے تھی، یعنی اپیل کنندہ سوسائٹی کے طلباء کے لیے کھیل کے میدان کے لیے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ حصول عوامی مقصد کے لیے ہے اور بعد کے واقعات اور دفعہ 6 کے تحت کیے گئے اعلامیے کے پیش نظر اپیل کنندہ سوسائٹی کے لیے باب VII کے تحت نہیں۔ [A-149;D-H-148]

پنڈت جھنڈو لائی بنام ریاست پنجاب، [1961] 2 ایس سی آر 459، پر انحصار کیا۔

2۔ ایکٹ کے حصہ VII کے تحت کسی حصول میں، کمپنی یا اس ادارے کی حیثیت جس کے لیے زمین حاصل کی گئی ہے، زمین کے مالک سے بالکل مختلف ہے۔ حصول سے دستبرداری کے نتیجے میں جب کہ

زمین کے مالک کو عام طور پر کسی تعصب یا نا قابل تلافی نقصان کا سامنا نہیں کرنا پڑتا ہے، جس کمپنی کے فائدے کے لیے زمین حاصل کی جانی تھی، اسے کافی نقصان اٹھانا پڑ سکتا ہے۔[D-151]

3۔ تاہم، فوری صورت میں اس بڑے سوال میں جانے کی ضرورت نہیں ہے کہ آیا ایسی صورت میں ریاستی حکومت کمپنی کی رضامندی کے بغیر حصول سے دستبردار ہو سکتی ہے کیونکہ حکومت کی طرف سے دیا گیا جواز بصورت دیگر پائیدار نہیں ہے۔ حصول سے دستبرداری کے لیے حکومت کی طرف سے دی گئی وجہ یہ ہے کہ چونکہ حصول کی لاگت کا کوئی حصہ حکومت کو برداشت نہیں کرنا تھا اس لیے حصول کو عوامی مقصد کے لیے برقرار نہیں رکھا جا سکتا تھا۔ اس معاملے میں حصول عوامی مقصد کے لیے نہیں تھا بلکہ یہ ایکٹ کے باب VII کے تحت ایک کمپنی کے لیے حصول تھا۔ ایکٹ کے باب VII کے تحت کسی کمپنی کے حصول کے سلسلے میں قانون یہ نہیں کہتا ہے کہ ریاست کو حصول کی کچھ لاگت بھی برداشت کرنی چاہیے تاکہ اسے عوامی استعمال کے لیے حصول بنایا جا سکے۔ اس طرح حکومت کا حصول سے دستبردار ہونے کا فیصلہ درست قانونی حیثیت کے غلط فہمی پر مبنی تھا۔ اس طرح کے فیصلے کو من مانی سمجھا جانا چاہیے نہ کہ مخلصانہ۔ خاص طور پر ایسے معاملے میں جہاں حکومت کے ذریعے لیے گئے فیصلے کے نتیجے میں دوسرے فریق کے متعصبانہ طور پر متاثر ہونے کا امکان ہو، حکومت کو اپنے اختیارات کا استعمال مخلصانہ طور پر کرنا ہوگا نہ کہ من مانی طور پر۔ اگرچہ ایکٹ کا دفعہ 48 ریاست کو وسیع صوابدید فراہم کرتا ہے لیکن یہ اسے من مانی طریقے سے کام کرنے کی اجازت نہیں دیتا ہے۔ اگرچہ ریاست کو کسی کمپنی کے لیے لازمی طور پر زمین حاصل کرنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا لیکن حصول سے دستبردار ہونے کے اس کے فیصلے کو اس بنیاد پر چیلنج کیا جا سکتا ہے کہ طاقت کا استعمال بدنیتی سے یا من مانی انداز میں کیا گیا ہے۔[151-ای-ایچ]

سرینواسا کوآپریٹو ہاؤس بلڈنگ سوسائٹی لمیٹڈ بنام مدن گرورمورتھی شاستری، [1994] 4 ایس سی سی 675 اور اسپیشل لینڈ ایکوزیشن آفیسر، بمبئی بنام گودریج اینڈ بوائس، [1988] 1 ایس سی آر 590 کو ناقابل اطلاق قرار دیا گیا۔

4۔ مدعا علیہ کی یہ دلیل کہ زمین کا حصول عوامی مقصد کے لیے تھا اور ایکٹ کے باب VII کے تحت نہیں تھا، قبول نہیں کی جا سکتی کیونکہ ایسی عرضی عدالت عالیہ کے سامنے نہیں اٹھائی گئی تھی۔ لہذا، یہ واقعی مدعا

علیہ کے لیے اس عدالت سامنے دلیل کھڑا کرنے کے لیے کھلا نہیں ہے، جو کہ عدالت عالیہ کے سامنے دائر مقدمے کے برعکس ہے۔[149-جی]

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : 1997 کی دیوانی اپیل نمبر 8496۔

الہ آباد عدالت عالیہ کے 16.4.96 کے فیصلے اور حکم سے C.M.W.P، کا نمبر 16241 آف 1992۔

اپیل گزاروں کے لیے آر۔ایف۔نریمن، ایس۔پی۔متل، سی۔کے۔نانک اور آر۔این۔کیشوانی۔

جواب دہندگان کے لیے اے۔بی۔روہتاگی، آر۔بی۔مشرا اور ای۔سی۔اگروال۔

عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا:

ناناوتی، جسٹس۔اجازت دی گئی۔

دونوں فریقین کے وکلاء کو سنا۔

اپیل کنندہ سوسائٹی رجسٹریشن ایکٹ 1860 کے تحت رجسٹرڈ سوسائٹی ہے۔یہ امرناتھ ودیا آشرم کے نام سے متھرا میں ایک پبلک اسکول چلا رہا ہے۔اس اسکول کو سنٹرل بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن، نئی دہلی نے باضابطہ طور پر تسلیم کیا ہے۔یہ اس اپیل میں سول مسک میں عدالت عالیہ کے ذریعے منظور کردہ فیصلے اور حکم کو چیلنج کر رہا ہے۔ 1992 کی تحریری درخواست نمبر 16241۔

اپیل کنندہ اپنے طلباء کے لیے کھیل کے میدان کے مقصد کے لیے اپنے اسکول کی عمارت سے متصل زمین چاہتا ہے۔یہ زمین مدعا علیہ نمبر 5 کی ہے۔لہٰذا اس نے جواب دہندہ نمبر 5 سے اس کی نرخ بازار سے زیادہ قیمت کی پیشکش کر کے اسے حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہیں ہوا۔اس لیے اس

نے ریاستی حکومت کو اس کے لیے وہ زمین حاصل کرنے کی تحریک دی۔حکومت نے اتفاق کیا اور اراضی کے حصول کے قانون کی دفعہ 4 کے تحت نوٹیفکیشن جاری کیا جس میں اس زمین کو عوامی مقصد یعنی" امرناتھ ودیا آشرم (پبلک اسکول)، متھرا کے طلباء کے کھیل کے میدان" کے لیے حاصل کرنے کے اپنے ارادے کو مطلع کیا گیا۔اس کے بعد، دفعہ 5-اے اور اراضی کے حصول (کمپنی) رولز، 1963 کے رول 4 کے تحت انکوائری کی گئی۔حکومت نے 11.8.1987 پر ایکٹ کی دفعہ 40(1) کے مطابق اپیل کنندہ کے ساتھ ایک قرارداد بھی کیا۔اس کے بعد اس نے 4.9.1987 پر دفعہ 6 کے تحت ایک اعلامیہ جاری کیا جس میں اس حقیقت کا ذکر کیا گیا کہ اراضی کے حصول (کمپنی) رولز، 1963 کے رول 4 کے ذیلی رول (4) کے تحت بنائی گئی رپورٹ پر حکومت نے غور کیا کہ مذکورہ رولز کے رول 3 کے تحت تشکیل دی گئی اراضی کے حصول کی کمیٹی سے مشورہ کیا گیا تھا، کہ اپیل کنندہ اور گورنر کے درمیان طے شدہ قرارداد باضابطہ طور پر شائع کیا گیا تھا کہ گورنر مطمئن تھے کہ گوشوارہ میں مذکور زمین امرناتھ ودیا آشرم (پبلک اسکول) متھرا کے طلباء کے لیے کھیل کے میدان کی تعمیر کے لیے امرناتھ آشرم ٹرسٹ، متھرا کے ذریعے درکار ہے۔زمین کے اس حصول کو مالک نے الہ آباد عدالت عالیہ میں دائر عرضی درخواست کے ذریعے چیلنج کیا تھا۔ایک عبوری حکم جاری کیا گیا جس میں فریقین کو قبضہ کے حوالے سے جمود برقرار رکھنے کی ہدایت کی گئی۔مذکورہ درخواست کے زیرالتواء ہونے کے دوران، 1.5.1992 پر، حکومت نے اراضی کے حصول کے قانون کی دفعہ 48 کے تحت اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے اراضی کو حصول سے خارج کر دیا۔اپیل کنندہ نے عدالت عالیہ میں عرضی درخواست دائر کر کے اس نوٹیفکیشن کو چیلنج کیا۔اپیل کنندہ کی طرف سے دائر درخواست اور مالک کی طرف سے دائر درخواست کی سماعت ایک ساتھ ہوئی۔مالک کی طرف سے دائر درخواست کو بے نتیجہ قرار دیتے ہوئے مسترد کر دیا گیا اور اپیل کنندہ کی طرف سے دائر درخواست کو اس بنیاد پر مسترد کر دیا گیا کہ ریاستی حکومت کا حصول سے دستبردار ہونے کا فیصلہ اس وجہ سے کہ حصول کو عوامی مقصد کے لیے ایک حصول کی لاگت کا حصہ قرار دیا گیا تھا، ریاست کو برداشت کرنا ضروری تھا اور چونکہ ایسی کوئی شق نہیں کی گئی تھی، اگر اسے چیلنج کیا جائے تو اس کے برقرار رہنے کا امکان نہیں تھا، اسے متضاد یا غیر قانونی نہیں کہا جا سکتا۔

اپیل گزاروں کی طرف سے پیش ہوئے سینئر وکیل، مسٹر آر۔ایف۔نریمن نے پیش کیا کہ جب حصول حصہ VII کے تحت ہے، یعنی جب کسی کمپنی کے لیے زمین حاصل کی جاتی ہے اور جب حصول کی لاگت کی ادائیگی کے قرارداد پر عمل درآمد سمیت تمام رسمی کارروائیاں مکمل ہو جاتی ہیں اور دفعہ 6 کا نوٹیفکیشن بھی جاری کیا جاتا

ہے، تو حکومت اس کمپنی کی رضامندی کے بغیر اس طرح کے حصول سے دستبردار ہونے کے لیے تیار نہیں ہے جس کے لیے زمین حاصل کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حصول سے دستبرداری کا اختیار حکومت کے پاس مطلق نہیں ہے اور یہ مضمر پابندیوں سے جڑا ہوا ہے اور اس لیے یہ جائز ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس معاملے میں ریاستی حکومت نے قانون کی غلط فہمی کے تحت حصول سے دستبردار ہونے کا فیصلہ کیا کہ چونکہ حصول، دفعہ 4 کے نوٹیفکیشن کے مرحلے پر عوامی مقصد کے لیے قرار دیا گیا تھا، اس لیے حصول کی لاگت کا کم از کم ایک حصہ ریاست کو برداشت کرنا ضروری تھا یا اسے عوامی فنڈز یا عوامی محصولات سے ادا کرنا ضروری تھا؛ اور اس لیے اس کے ذریعے لیے گئے فیصلے کو خراب کر دیا گیا اور اسے عدالت عالیہ کے ذریعے کالعدم قرار دیا جانا چاہیے تھا۔ دوسری طرف، ریاست اتر پردیش کی طرف سے پیش ہوئے علمی وکیل نے پیش کیا کہ ریاست حصول سے دستبرداری کی کوئی وجہ بتانے کی ذمہ داری کے تحت نہیں ہے اور جب یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس اختیار کا استعمال مخلصانہ طور پر کیا گیا تھا تو عدالت لیے اس طرح کی کارروائی کو کالعدم قرار دینے کے لیے کھلا نہیں ہے چاہے ریاست کی طرف سے دی قابل وجہ غلط پائی جائے۔ انہوں نے پیش کیا کہ دفعہ 48 میں اختیارات کے استعمال کے حوالے سے کوئی حد بندی کے الفاظ نہیں ہیں اور ریاستی حکومت کے اختیار پر رکھی گئی واحد حد یہ ہے کہ وہ اس وقت تک اس اختیار کا استعمال کر سکتی ہے جب تک کہ حاصل کی جانے والی زمین کا قبضہ نہیں لیا جاتا اور اس کے بعد نہیں۔ انہوں نے یہ بھی پیش کیا کہ اگر حصول سے دستبرداری کے نتیجے میں کسی فریق کو کوئی نقصان پہنچا ہے تو اسے ہونے والے نقصان کے لیے ہرجانہ ادا کیا جا سکتا ہے، اور یہ کہ ایک اور وجہ ہے کہ حکومت کے حصول سے دستبرداری کے فیصلے میں عدالت مداخلت نہیں کر سکتی۔

اب یہ اچھی طرح سے ثابت ہو چکا ہے کہ اگر حصول کی لاگت مکمل یا جزوی طور پر حکومت برداشت کرتی ہے، تو حصول کو ایکٹ کے معنی میں عوامی مقصد کے لیے کہا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر لاگت مکمل طور پر کمپنی برداشت کرتی ہے تو یہ ایکٹ کے حصہ VII کے تحت کمپنی کے لیے ایک حصول ہے۔ اس عدالت نے پنڈت جھنڈو لال بنام ریاست پنجاب، [1961] 2 ایس سی آر 459 میں ایسا فیصلہ دیا تھا۔ اس فیصلے پر ریاست کے قابل وکیل نے اپنے تنازعات کی حمایت کرنے کے لیے بھروسہ کیا تھا لیکن یہ سمجھنا مشکل ہے کہ یہ اس کی کس طرح حمایت کرتا ہے۔ اس صورت میں یہ مانا جاتا ہے کہ یہ کہنا درست نہیں ہے کہ کسی کمپنی کے لیے عوامی مقصد کے لیے کوئی حصول قانون کے حصہ VII کے علاوہ نہیں کیا جا سکتا۔ اس صورت میں لاگت کا ایک حصہ حکومت کو برداشت کرنا تھا اور اس لیے یہ قرار دیا گیا کہ ایکٹ کے حصہ VII توضیعات کی تعمیل کرنا ضروری نہیں ہے۔

مانا جاتا ہے کہ موجودہ معاملے میں حصول کی پوری لاگت اپیل کنندہ سوسائٹی کو برداشت کرنی ہے اور اس لیے یہ کسی کمپنی کے لیے حصول ہے نہ کہ عوامی مقصد کے لیے۔ اس بات کی تصدیق ایکٹ کے دفعہ 6 کے تحت جاری کردہ نوٹیفکیشن سے بھی ہوتی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ" نیچے دیے گئے گوشوارہ میں مذکور زمین امرناتھ ودیا آشرم (پبلک اسکول)، ضلع متھرا کے طلبا کے لیے کھیل کے میدان کی تعمیر کے لیے امرناتھ آشرم ٹرسٹ، متھرا کے ذریعے درکار ہے۔" لہذا، صرف اس وجہ سے کہ ایکٹ کے دفعہ 4 کے تحت جاری کردہ نوٹیفکیشن میں یہ کہا گیا تھا کہ زمین کی ضرورت ایک عوامی مقصد کے لیے تھی، یعنی امرناتھ ودیا آشرم (پبلک اسکول)، متھرا کے طلبا کے لیے ایک کھیل کے میدان کے لیے، یہ نہیں کہا جا سکتا کہ حصول عوامی مقصد کے لیے تھا اور بعد کے واقعات اور دفعہ 6 کے تحت کیے گئے اعلامیے کے پیش نظر اپیل کنندہ سوسائٹی کے لیے باب VII کے تحت نہیں۔ ریاست کے قابل وکیل نے سری نواس کوآپریٹو ہاؤس بلڈنگ سوسائٹی لمیٹڈ بنام سری نواسا کوآپریٹو ہاؤس بلڈنگ سوسائٹی لمیٹڈ بنام کیا۔ میڈم گرومورتھی شاستری، [1994] 4 ایس سی سی 675، میں اس عدالت فیصلے پر بھی بھروسہ جس میں اس عدالت نے فیصلہ دیا ہے کہ اگرچہ ایکٹ میں یہ کہنے کا کوئی التزام نہیں ہے کہ جب کسی کمپنی کے لیے زمین کی ضرورت ہوتی ہے، تو وہ عوامی مقصد کے لیے بھی ہو سکتی ہے۔ تاہم، یہاں تک کہ کسی کمپنی کے لیے حصول، جب تک کہ اس طرح حاصل کی گئی زمین کا استعمال عوامی استعمال سے مربوط نہ ہو، باب VII کے تحت لازمی حصول کا سہارا نہیں لیا جا سکتا۔ اس مشاہدے کی بنیاد پر یہ پیش کیا گیا کہ کسی کمپنی کے حصول کی صورت میں بھی عوامی مقصد کا عنصر موجود ہونا چاہیے اور اگر اس وجہ سے حکومت کو یہ یقین تھا کہ اس کے لیے عوامی محصول سے خاطر خواہ حصہ ڈالنا ضروری ہے تا کہ اختیارات کے رنگین استعمال کے الزام سے بچا جا سکے، تو حکومت کے حصول سے دستبردار ہونے کے فیصلے کو من مانی یا غیر قانونی نہیں کہا جا سکتا۔ مذکورہ مشاہدہ اس عدالت نے ایکٹ کی دفعہ 40 کے تقاضے کے تناظر میں کیا تھا اور ان کا مطلب یہ نہیں سمجھا جا سکتا کہ ریاستی حکومت حصول کی لاگت میں خاطر خواہ حصہ ڈالے بغیر کوئی زمین حاصل نہیں کر سکتی۔ ہم مذکورہ مشاہدے میں اس سے زیادہ کچھ نہیں پڑھ سکتے جو ان کا اظہار کرنے کا ارادہ تھا۔ حصہ VII توضیعات اور خاص طور پر حصول کے پورے اخراجات کی ادائیگی سے متعلق دفعات بصورت دیگر بے کار ہو جائیں گی۔

چونکہ اس معاملے میں حصول اپیل کنندہ سوسائٹی کے لیے تھا جو ایک اسکول چلا رہی ہے، یہ ایک کمپنی کے لیے حصول تھا اور جیسا کہ قرارداد کے ذریعے انکشاف کیا گیا تھا کہ حصول کی پوری لاگت اپیل کنندہ سوسائٹی کو برداشت کرنی تھی۔ دفعہ 6 کے تحت کیے گئے اعلامیے میں واضح طور پر اراضی کے حصول (کمپنیز) رولز 1963

کے قاعدہ 4 کے تحت کی گئی تحقیقات اور اپیل کنندہ سوسائٹی اور ریاست کے درمیان طے پانے والے قرارداد کا حوالہ دیا گیا ہے۔ مزید برآں، ریاست کی طرف سے عدالت عالیہ کے سامنے یہ استدعا نہیں کی گئی تھی کہ اس معاملے میں حصول عوامی مقصد کے لیے تھا نہ کہ ایکٹ کے باب VII کے تحت۔ لہذا، یہ واقعی ریاست کے وکیل کے لیے کھلا نہیں ہے کہ وہ ایسی دلیل پیش کرے جو عدالت عالیہ کے سامنے استدعا کردہ کیس کے برعکس ہو۔ عدالت عالیہ کے سامنے دائر کیے گئے جوابی حلف نامے میں ریاست کی جانب سے کہا گیا تھا کہ حصول ایک رجسٹرڈ سوسائٹی کے لیے تھا اور اس طرح یہ اراضی کے حصول کے قانون کی دفعہ 3(ای)(ii) کے مطابق کمپنی کے معنی میں آتا ہے اور حصول کا مقصد قانون کی دفعہ 40(I)(b) کے تحت آتا ہے کیونکہ اسکول کے طلباء کے کھیل کے میدان کے لیے حصول ایک ایسا مقصد ہے جس کے عوام کے لیے مفید ثابت ہونے کا امکان ہے۔

وجوہات بتانے کے سوال پر ریاست کے فاضل وکیل نے اسپیشل لینڈ ایکوزیشن آفیسر، بمبئی بنام گودریج اینڈ بوائس، [1988] 1 ایس سی آر 590 میں اس عدالت فیصلے پر بہت زیادہ انحصار کیا۔ اس معاملے میں اس عدالت نے ایکٹ کی دفعہ 4 کے تحت نوٹیفکیشن جاری کرنے کے بعد حصول سے دستبردار ہونے کے حکومت کے اختیار کی نوعیت اور حد کا جائزہ لیا۔ اس معاملے میں ریاستی حکومت نے ایکٹ کی دفعہ 48 کے تحت حکم جاری کیا تھا کہ گودریج اور بوائس کی زمینوں کو حصول سے واپس لے لیا جائے۔ اس کے بعد مالک نے انخلا کے حکم کو بدنیتی سے چیلنج کیا اور اسے منسوخ کرنے کی دعا کی۔ رٹ پٹیشن کو عدالت عالیہ کے سنگل جج نے منظور کیا اور ڈویژن بینچ نے اس کے فیصلے کی توثیق کی۔ ریاست کی طرف سے دائر اپیل میں اس عدالت نے فیصلہ دیا کہ ایکٹ کی اسکیم کے تحت نہ تو دفعہ 4 کے تحت نوٹیفکیشن اور نہ ہی دفعہ 6 کے تحت اعلامیہ، اور نہ ہی دفعہ 9 کے تحت نوٹس اصل مالک، یا اس میں دلچسپی رکھنے والے دوسرے شخص کو اس میں اس کے حق کی زمین سے الگ کرنے کے لیے کافی ہے۔ دفعہ 16 یہ بلا شبہ واضح کرتی ہے کہ زمین کا حق صرف اس وقت حکومت کے پاس ہوتا ہے جب حکومت اس پر قبضہ کر لیتی ہے اور اس وقت تک زمین اصل مالک کے پاس ہی رہتی ہے اور وہ زمین کے ساتھ اپنی مرضی کے مطابق لین دین کرنے کے لیے بھی آزاد ہے۔ جب تک قبضہ نہیں لیا جاتا، دفعہ 4 کے تحت جاری کردہ نوٹیفکیشن یا دفعہ 6 کے تحت اعلامیے کی محض حقیقت، زمین میں مالک کو اس کی دیکھ بھال کرنے کے اپنے حقوق سے محروم نہیں کرتی ہے اور ریاستی حکومت کو زمین کی ملکیت میں مداخلت کرنے یا مالک کے مفادات کے تحفظ کا کوئی بھی حق نہیں دیتی ہے۔ دفعہ 48 ریاستی حکومت کو زمین پر قبضہ کرنے سے پہلے کسی بھی مرحلے پر حصول سے دستبردار ہونے کی

آزادی دیتی ہے۔اس طرح کی واپسی سے زمین کے مالک کے لیے کوئی ناقابل تلافی تعصب پیدا نہیں ہوتا ہے اور اگر مالک کو حصول کی کارروائی کے نتیجے میں کوئی نقصان پہنچا ہے یا اس کے سلسلے میں لاگت آئی ہے تو اسے ایکٹ کی دفعہ 48(2) کے تحت معاوضہ دیا جائے گا۔اس عدالت نے مزید مشاہدہ کیا کہ ریاست کو یکطرفہ طور پر دستبرداری کے اپنے اختیار کو استعمال کرنے کی اجازت دی جاسکتی ہے۔اس نے مزید مشاہدہ کیا کہ ایکٹ کی اسکیم کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ سمجھنا مشکل ہے کہ ریاستی حکومت کو کسی بھی زمین کے حصول کے ساتھ آگے نہ بڑھنے کے اپنے فیصلے کی کوئی ٹھوس وجوہات بتانے پر مجبور کیوں ہونا چاہیے۔معاہدوں کی مخصوص کارکردگی کے میدان میں یہ اچھی طرح سے طے شدہ ہے کہ کسی بھی شخص کو کوئی زمین حاصل کرنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا، کیونکہ معاہدے کی خلاف ورزی کی تلافی ہمیشہ نقصانات کے ذریعے کی جاسکتی ہے۔یہ بھی ایکٹ کی دفعہ 48(2) کا اصول ہے۔اس معاملے میں عدالت نے پایا کہ واپسی مخلصانہ تھی اور کیس کے حقائق اور حالات کے پیش نظر جائز تھی۔یہ ایک ایسا معاملہ تھا جہاں حکومت کے حصول سے دستبرداری کے فیصلے کو زمین کے مالک نے اس بنیاد پر چیلنج کیا تھا کہ انخلا بدنیتی پر مبنی تھا اور یہ برا تھا کیونکہ انخلا کا حکم منظور ہونے سے پہلے کمپنی کو کوئی شوکاز نوٹس نہیں دیا گیا تھا۔اسی تناظر میں اس عدالت نے مذکورہ بالا مشاہدات کیے۔یہ ایسا معاملہ نہیں تھا جہاں ایکٹ کے حصہ VII کے تحت کسی کمپنی کے لیے زمین حاصل کرنے کی کارروائی شروع کی گئی ہو۔لہذا، یہ کوئی اختیار نہیں ہے جو یہ تجویز پیش کرتا ہے کہ تمام معاملات میں جہاں ایکٹ کی دفعہ 48 کے تحت طاقت کا استعمال کیا جاتا ہے، ریاستی حکومت یکطرفہ طور پر کام کرنے کے لیے کھلی ہے اور یہ کہ وہ بغیر کوئی وجہ بتائے یا کسی بھی وجہ سے حصول سے دستبردار ہوسکتی ہے۔

ایکٹ کے حصہ VII کے تحت کسی حصول میں، کمپنی یا اس ادارے کی حیثیت جس کے لیے زمین حاصل کی گئی ہے، زمین کے مالک سے بالکل مختلف ہے۔حصول سے دستبرداری کے نتیجے میں جب کہ زمین کے مالک کو عام طور پر کسی تعصب یا ناقابل تلافی نقصان کا سامنا نہیں کرنا پڑتا ہے، جس کمپنی کے فائدے کے لیے زمین حاصل کی جانی تھی، اسے کافی نقصان اٹھانا پڑسکتا ہے۔

تاہم، اس بڑے سوال میں جانے کی ضرورت نہیں ہے کہ کیا ایسی صورت میں ریاستی حکومت کمپنی کی رضامندی کے بغیر حصول سے دستبردار ہوسکتی ہے کیونکہ حکومت کی طرف سے دیا گیا جواز دوسری صورت میں پائیدار نہیں ہے۔جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے کہ حکومت کی طرف سے حصول سے دستبرداری کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ حصول کی لاگت کا کوئی حصہ حکومت کو برداشت نہیں کرنا تھا عوامی مقصد کے لیے حصول کو برقرار نہیں رکھا جا

سکتا تھا۔ ہم پہلے ہی نشاندہی کر چکے ہیں کہ اس معاملے میں حصول عوامی مقصد کے لیے نہیں تھا بلکہ یہ ایکٹ کے باب VII کے تحت کمپنی کے لیے ایک حصول تھا۔ ایکٹ قانون کے باب VII کے تحت کسی کمپنی کے حصول کے سلسلے میں اس بات کی ضرورت نہیں ہے کہ ریاست اس حصول کی کچھ قیمت بھی برداشت کرے تاکہ اسے عوامی استعمال کے لیے ایک حصول بنایا جائے۔ اس طرح حکومت کا حصول سے دستبردار ہونے کا فیصلہ درست قانونی پوزیشن کے غلط تصور پر مبنی تھا۔ اس طرح کے فیصلے کو صوابدیدی نہیں بلکہ من مانی سمجھا جانا چاہیے۔ خاص طور پر ایسی صورت میں جہاں حکومت کے کسی فیصلے کے نتیجے میں دوسرے فریق کے متعصبانہ طور پر متاثر ہونے کا خدشہ ہو، حکومت کو اپنی طاقت کا صحیح استعمال کرنا ہوگا نہ کہ من مانی سے۔ اگرچہ ایکٹ کا دفعہ 48 سلیٹ کے وسیع صوابدید کو عطا کرتا ہے یہ اسے من مانی طریقے سے کام کرنے کی اجازت نہیں دیتا ہے۔ اگرچہ ریاست کو کسی کمپنی کے لیے لازمی طور پر اراضی حاصل کرنے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا، اس کے حصول سے دستبردار ہونے کے فیصلے کو اس بنیاد پر چیلنج کیا جاسکتا ہے کہ طاقت کا استعمال ناجائز یا من مانی طریقے سے کیا گیا ہے۔ لہٰذا، ہم ریاست کے وکیل کی یہ عرضی قبول نہیں کر سکتے کہ اس سلسلے میں ریاستی حکومت کی صوابدید قطعی ہے اور بالکل بھی قابل انصاف نہیں۔

لہذا ہم اس اپیل کی اجازت دیتے ہیں اور 16.4.1996 کے متنازعہ حکم کو کالعدم قرار دیتے ہیں۔ تاہم، ہم یہ واضح کرتے ہیں کہ ریاستی حکومت حصول سے دستبرداری کے اس سوال پر دوبارہ غور کرے گی اور قانون کے مطابق مناسب فیصلہ کرے گی۔ کیس کے حقائق اور حالات کے پیش نظر، اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہوگا۔

تحریری درخواست زیر نمبر 716 آف 1996۔

جیسا کہ ہم اپیل کی منظوری دے رہے ہیں، درخواست گزار کا قابل وکیل اس مرحلے پر عرضی درخواست پر دباؤ نہیں ڈالتا ہے اور اگر مستقبل میں ایسا موقع پیدا ہوتا ہے تو دفعہ 48 کے جواز کو چیلنج کرنے کا اپنا حق محفوظ رکھتا ہے۔ اس لیے عرضی درخواست پر دباؤ نہ ہونے کی وجہ سے مسترد کر دیا جاتا ہے۔

وی ایس ایس۔

اپیل کی منظوری دی گئی اور درخواست مسترد کر دی گئی۔